

شرك سے بچنے کی دعا

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ شرک سے بچو یہ چونی کے نقش پا سے بھی باریک تر ہے۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیسے بچیں؟ فرمایا یہ دعا پڑھا کرو۔

ترجمہ :- اے اللہ! ہم تیری پناہ میں آتے ہیں اس بات سے کہ تیرے ساتھ کسی کو شریک ٹھہرائیں جانتے بوجھتے ہوئے اور لاعلمی میں ایسا کرنے سے۔ ہم تجھ سے بخشش کے طلبگار ہیں۔

(مسند احمد حدیث نمبر: 18781)

روزنامہ (ٹیلی فون نمبر 047-6213029) FD-10

الفصل

web: <http://www.alfazl.org>
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

بدھ 25 مئی 2011ء 21 جمادی الثانی 1432 ہجری 25 ہجرت 1390 ہش جلد 61-96 نمبر 119

نماز کے ذریعہ خلافت سے

تعلق پیدا ہوگا

سیدنا امامنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز بیان فرماتے ہیں:-

”ہمیشہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کی طرف توجہ رکھیں اور عبادت کا جو بہترین ذریعہ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بتایا ہے وہ بیوقوفتہ نمازیں ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے..... (طہ: 15) یقیناً میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا اور کوئی معبود نہیں، پس میری عبادت کرو اور میرے ذکر کے لئے نماز کو قائم کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے واضح طور پر فرمادیا کہ میری عبادت اور میرا ذکر نماز کو قائم کرنے سے ہی ہوگا۔ اور نماز کو قائم کرنا یہ ہے کہ باقاعدہ پانچ وقت نماز پڑھی جائے اور مردوں کے لئے حکم ہے کہ باجماعت نماز پڑھی جائے۔ عورتیں تو نماز گھر میں پڑھ سکتی ہیں۔..... ہر احمدی کو اپنی نمازوں کی بہت زیادہ حفاظت کرنی چاہئے۔ جو بھی حالات ہوں، نمازوں کی طرف خاص طور پر توجہ دیں۔ اگر آپ نماز پڑھنے والے ہوں گے تو خدا تعالیٰ سے آپ کا براہ راست تعلق پیدا ہوگا۔ نہ آپ کو کسی اور وظیفہ کی ضرورت ہے، نہ کسی اور ورد کی ضرورت ہے، نہ کسی پیر فقیر کے پاس جانے کی ضرورت ہے۔ نماز کو ہی اپنا وظیفہ اور در بنالیں۔“

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ 213)
(سلسلہ تعین فیصلہ جات مجلس شوریٰ 2011ء مرسلہ)
نظارت اصلاح و ارشاد مرکزی

درخواست دعا

☆ مختلف مقدمات میں ملوث افراد جماعت کی باعزت بریت کیلئے درخواست دعا ہے۔ اللہ تعالیٰ ان احباب کی قربانی قبول فرمائے اور ہر قسم کے شر سے محفوظ رکھے۔ آمین

نماز اور دعا کی حقیقت و اہمیت اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے بارے میں حضرت مسیح موعود کے پاکیزہ ارشادات

مومن کا پانی جس کے بغیر زندہ نہیں رہ سکتا دعا ہے اور اس کا ٹھیک محل نماز ہے

چاہئے کہ دعا سے انسان خدا کی محبت پالے، گناہ سے دور رہے اور تمام آلودگیوں سے الگ ہو کر مصطفیٰ قطرہ کی طرح بن جاوے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 20 مئی 2011ء بمقام بیت الفتوح مورڈن لندن کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 20 مئی 2011ء کو بیت الفتوح مورڈن لندن میں خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ ایم۔ ٹی۔ اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔ حضور انور نے فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کو اللہ تعالیٰ نے بھیج کر ہم پر جو احسان کیا ہے اس کا جتنا ہم شکر کریں کم ہے۔ ہمیں چاہئے کہ آپ کے اقوال، ارشادات اور تحریرات کو پڑھ کر غور کریں اور اپنی زندگیوں کا حصہ بنا لیں۔ حضور انور نے نماز، دعا اور اللہ تعالیٰ سے تعلق کے ضمن میں حضرت مسیح موعود کے بعض ارشادات اور نصح پیش کرتے ہوئے فرمایا کہ قرآن کریم کی ابتداء اور اختتام دعا پر کیا گیا۔ کیونکہ انسان ایسا کمزور ہے کہ خدا کے فضل کے بغیر پاک ہو ہی نہیں سکتا اور جب تک خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت نہ ملے یہ نیکی میں ترقی کر ہی نہیں سکتا۔ غرض یہ سچی بات ہے کہ جب تک خدا کا فیض حاصل نہیں ہوتا تب تک دنیا کی محبت کا طوق گلے کا ہار رہتا ہے اور خدا کا فیض بھی دعا سے ہی شروع ہوتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ نماز کیا ہے؟ یہ ایک دعا ہے، جس میں پورا درد اور سوز ہو، خدا تعالیٰ کسی دعا کو نہیں سنتا جب تک دعا کرنے والا موت تک نہ پہنچ جاوے۔ دعا کے لوازم میں سے یہ ہے کہ دل پگھل جاوے اور روح پانی کی طرح حضرت احدیت کے آستانے پر گرے اور ایک کرب اور اضطراب اس میں پیدا ہو اور یہ کہ انسان بے صبر اور جلد باز نہ ہو بلکہ صبر اور استقامت کے ساتھ دعا میں لگا رہے فرمایا کہ نماز بڑی اعلیٰ درجہ کی دعا ہے مگر افسوس لوگ اس کی قدر نہیں جانتے، نماز سے بڑھ کر خدا تعالیٰ کی طرف لے جانے والی کوئی چیز نہیں۔ پس ثابت قدمی کے ساتھ دعا میں مصروف رہنا چاہئے۔ نماز کو رسم اور عادت کے رنگ میں پڑھنا مفید نہیں۔ ہمارے واسطے یہ ضروری ہے کہ اس کے معانی سمجھیں اور اپنی نماز میں حلاوت پیدا کریں۔

حضور انور نے فرمایا کہ دیکھو عمر گزری جا رہی ہے، غفلت کو چھوڑ دو اور تضرع اختیار کرو، اکیلے ہو کر خدا تعالیٰ سے دعا کرو کہ خدا ایمان کو سلامت رکھے اور تم پر وہ راضی اور خوش ہو جائے۔ فرمایا کہ جب تک سینہ صاف نہ ہو دعا قبول نہیں ہوتی۔ اگر کسی دنیاوی معاملے میں ایک شخص کے ساتھ بھی تیرے سینے میں بغض ہے تو تیری دعا قبول نہیں ہو سکتی۔ دنیاوی معاملے کے سبب کبھی کسی کے ساتھ بغض نہیں رکھنا چاہئے۔ دنیا اور اس کا اسباب کیا حیثیت رکھتا ہے کہ اس کی خاطر تم کسی سے عداوت رکھو۔ پھر فرمایا کہ نری دعا خدا تعالیٰ کا نشاۃ نہیں بلکہ اول تمام مساعی اور مجاہدات کو کام میں لائے، پوری کوشش کرے اور اس کے ساتھ دعا سے کام لے، اسباب سے کام لے، اسباب سے کام نہ لینا اور نری دعا سے کام لینا یہ آداب دعا سے ناواقفی ہے اور خدا تعالیٰ کو آزمانا ہے اور نری اسباب پر گزر رہنا اور دعا کو لاشیٰ محض سمجھنا یہ دہریت ہے۔ یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے، جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک محفوظ قلعہ میں ہے۔ لیکن جو شخص دعاؤں سے لاپرواہ ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزوری بھی ہے۔ پس یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی یہی دعا ہے، یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے۔ فرمایا کہ درستی اخلاق کے بعد دوسری بات یہ ہے کہ دعا کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کی پاک محبت حاصل کی جاوے۔ لیکن دعا کے ساتھ تدابیر کو نہ چھوڑے کیونکہ اللہ تعالیٰ تدبیر کو بھی پسند کرتا ہے۔

حضور انور نے فرمایا کہ مومن کا پانی دعا ہے جس کے بغیر وہ زندہ نہیں رہ سکتا، اس دعا کا ٹھیک محل نماز ہے جس میں وہ راحت اور سرور مومن کو ملتا ہے جس کے مقابل ایک عیاش کا کامل درجہ کا سرور جو اس کو بد معاشی میں میسر آ سکتا ہے سچ ہے۔ بڑی بات جو دعا سے حاصل ہوتی ہے وہ قرب الہی ہے۔ جب مومن کی دعا میں پورا اخلاص اور انتطاع پیدا ہو جاتا ہے تو خدا تعالیٰ کو بھی اس پر رحم آ جاتا ہے اور خدا اس کا متولی ہو جاتا ہے۔ پس ہمارا ہتھیار تو دعا ہی ہے۔ ہمارے نزدیک دعا سے بڑھ کر اور کوئی تیز ہتھیار نہیں۔ سعید وہ جو اس بات کو سمجھے۔ اللہ ہمیں بھی دعاؤں کے مضمون کو سمجھنے اور اپنی زندگیوں میں لاگو کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ آخر پر حضور انور نے جماعت کی ہر آن حفاظت اور محافظین کے شر سے محفوظ رہنے کیلئے بعض قرآنی اور حضرت مسیح موعود کی دعائیں پیش فرمائیں۔

خطبہ جمعہ

حضرت اقدس مسیح موعود کے رفقاء کی بعض روایات کا ایمان افروز تذکرہ

یہ روایات ہمیں جہاں رفقاء کے اخلاص و وفا کے نمونوں اور ان کے احمدیت میں شامل ہونے کے واقعات کا پتہ دیتی ہیں وہاں ان سے حضرت مسیح موعود کے مقام اور اپنے مخلصین سے آپ کے تعلق کا بھی پتہ چلتا ہے۔ ان میں بعض مسائل کا حل بھی موجود ہے

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی احمدیت کی حقیقی روح ہمیشہ قائم فرماتا چلا جائے

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسیح خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 8 اپریل 2011ء بمطابق 8 شہادت 1390 ہجری شمسی بمقام بیت الفتوح، لندن (برطانیہ)

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ افضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

1900ء میں قادیان حاضر ہو کر حضور کے ہاتھوں پر بیعت کی۔

(رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب صفحہ نمبر 120 غیر مطبوعہ)

حضرت ماسٹر خلیل الرحمن صاحب۔ ان کی بیعت کا سن 1896ء ہے۔ کہتے ہیں کہ میری عمر قریباً 14 سال کی تھی، جب میں نے اپنے والد صاحب حضرت مولوی نیک عالم صاحب کے ساتھ اور برادر مراد مولوی غریب اللہ صاحب سکنہ موضع کلری کے، کے ساتھ تحریری بیعت کی۔ اور 1898ء میں شروع دسمبر سے سالانہ جلسہ تک میں حضور کی خدمت میں حاضر رہا۔ (جلسہ سالانہ پہلے لیکن دسمبر کے شروع میں چلے گئے۔) پھر یہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود کی تشریف آوری جہلم بمقدومہ کرم دین بھیں پر حضور جری اللہ کی خدمت میں حاضر رہا۔ (اُس وقت بھی حضور کے ساتھ تھے) اور 1907ء کے جلسہ سالانہ میں حضور کی آخری زیارت قریباً ڈیڑھ ہفتہ تک کی۔ آگے بیان کرتے ہیں کہ حضرت جری اللہ کی پہلی زیارت میں پنجگانہ نمازوں میں راقم حضور کے ایک نمبر بائیں یاد نمبر بائیں صف اول میں رہتا تھا (یعنی دائیں بائیں کھڑے ہوتے تھے)۔ اُن دنوں حضور انور پانچوں نمازوں کے بعد اپنے عاشقین خدام میں آدھ گھنٹہ یا کچھ اس سے کم و بیش عرصہ تشریف فرما ہوا کرتے تھے۔ اور اپنی قیمتی نصائح سے اپنے خدام کو مستفیض فرمایا کرتے تھے۔ اور اکثر طور پر مغرب کا کھانا (-) میں ہی تناول فرمایا کرتے تھے۔ خصوصاً نماز صبح اور مغرب کے بعد عشاء تک اپنے عاشقوں اور فداؤں کو روزانہ وعظ و تعلیم سے استفادہ فرمایا کرتے تھے۔ ان ایام میں خاکسار کو روزانہ حضور کے پاؤں اور ہاتھ دبانے کا اکثر موقع ملا کرتا تھا۔ لیکن چونکہ میری عمر اس وقت چھوٹی تھی اس لئے حضور کے ادب و شرم اور عینیت نہ رعب کی وجہ سے خاکسار نے نہ تو کوئی بات حضور کی خدمت میں عرض کی اور نہ کبھی راقم کو کوئی بات کرنے کی جرأت ہوئی۔ حضور کی تمام گفتگو نہایت ہمدردانہ اور نہایت مشفقانہ اور مریبانہ تھی۔ لیکن خداداد نبیانہ رعب کی وجہ سے اس ناچیز کو کبھی کچھ عرض کرنے کی جرأت نہ ہوئی۔ یہ میرا اپنا ہی قصور تھا کہ میں نے کبھی کوئی التماس نہ کی اور ساری فرحت اور خوشی حضور کے کلمات طیبات کے بادب اور ہمہ تن گوش بن کر سننے میں ہی محسوس کرتا تھا۔ ایک دن حضور نے سردار فضل حق صاحب مرحوم احمدی (سابق سنڈر سنگھ دفعدار) کی نسبت فرمایا تھا کہ اگر کسی شخص نے..... کی زیارت کرنی ہے تو وہ سردار صاحب کو دیکھ لے۔ انہوں نے دنیا کی دولت کولات مار کر (-) کی روکھی روٹیاں قبول کی ہیں۔ پھر لکھتے ہیں کہ میرنشی مرزا جلال الدین صاحب احمدی مرحوم میرے حقیقی پھوپھوتھے اور حضور نے کتاب انجام آتھم میں مندرجہ فہرست میں

آج میں (-) حضرت مسیح موعود کی کچھ روایات پیش کروں گا۔ پہلے بھی چند مرتبہ یہ روایات پیش کر چکا ہوں اور کوشش یہی ہے کہ یہ دوبارہ دہرائی نہ جائیں اور نئے (-) کی روایات سامنے آئیں۔ جو رجسٹر روایات (-) کا ہے اُس میں سے میں نے لی ہیں، تاکہ آپ کو پتہ چلے کہ اُس زمانے میں (-) نے، اُن لوگوں نے جنہوں نے حضرت مسیح موعود کے ہاتھ پر بیعت کی، کس طرح آپ کو دیکھا؟ آپ پہ اُن کے تاثرات کیا تھے؟ مختلف رنگ میں ہر ایک کی روایات ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان روایات کا ایک سلسلہ اپنے خطبات اور خطابات میں شروع کیا تھا۔ میری کوشش تو یہی ہے کہ نہ وہ دوبارہ سامنے آئیں اور نہ جو میں بیان کر چکا ہوں وہ آئیں بلکہ نئے (-) کے نئے واقعات سامنے آتے رہیں۔

یہ روایات ہمیں جہاں (-) کے اخلاص و وفا کے نمونوں اور ان کے احمدیت میں شامل ہونے کے واقعات کا پتہ دیتی ہیں وہاں ان سے حضرت مسیح موعود کے مقام اور اپنے مخلصین سے آپ کے تعلق کا بھی پتہ چلتا ہے۔ ان میں بعض مسائل کا حل بھی موجود ہے۔ بہر حال جیسا کہ میں نے کہا اُن لوگوں کی یہ روایات میں پیش کرتا ہوں جو آپ کی پاک جماعت کا حصہ بنے۔ جن کے بارے میں حضرت مسیح موعود نے فرمایا کہ جماعت نے اخلاص و وفا میں بڑی نمایاں ترقی کی ہے۔

پہلی روایت حضرت حافظ محمد ابراہیم صاحب ولد میاں نادر علی صاحب کی ہے، جن کا بیعت کا سن اور زیارت کا سن 1900ء ہے۔ یہ لکھتے ہیں کہ میں نے 1899ء میں بذریعہ خط کے بیعت کی اور اس سے پہلے بھی تین چار سال میرے والد صاحب نے بیعت کے لئے بھیجا تھا مگر میں بسبب بعض وجوہ کے واپس گھر چلا گیا اور بیعت نہیں کی۔ اس کے بعد سید بہاول شاہ صاحب جو ہمارے دلی دوست اور استاد بھی ہیں، انہوں نے حضرت مسیح موعود کی بیعت کی اور انہوں نے مجھے حضور کی کتابیں سنائی شروع کیں۔ جتنی اُس وقت تک حضور کی کتب تصنیف ہو چکی تھیں، قریباً قریباً ساری مجھ کو سنائیں۔ اُنہی دنوں میں میں نے رؤیا دیکھی..... تشریف لائے ہیں، میں حضور سے دریافت کرتا ہوں کہ حضور! مرزا صاحب نے جو اس وقت دعویٰ مسیح اور مہدی ہونے کا کیا ہے کیا وہ اپنے دعویٰ میں سچے ہیں؟ حضور نے فرمایا۔ ہاں سچے ہیں۔ (خواب میں ہی کہتے ہیں کہ) میں نے کہا حضور! تم کھا کر بتاؤ۔ آپ نے فرمایا کہ مجھے قسم کھانے کی حاجت نہیں۔ میں امین ہوں اور زمینوں اور آسمانوں میں میں امین ہوں۔ اس کے بعد کہتے ہیں اُس رات کی صبح کو میں نے مسیح موعود کی خدمت اقدس میں بیعت کا خط لکھا اور اس میں..... کا سلام بھی لکھ دیا۔ اُس کے بعد

(-) 313 میں موصوف کا نام سب سے اول پر رکھا ہے۔ ان ہی کے فیض صحبت سے اور سید غلام شاہ صاحب مرحوم احمدی سکنہ نورنگ تحصیل کھاریاں اور مولوی برہان الدین صاحب مرحوم احمدی جہلم کے فیض صحبت سے احمدیت کی نعمت راقم اور اُس کے والد کو ملی ہے۔ سید صاحب موصوف اور مولوی صاحب موصوف میرے والد ماجد مرحوم کے استاد بھی تھے۔ مرزا محمد اشرف صاحب پنشنر مہاجر سابق محاسب صدر انجمن احمدیہ قادیان میرے حقیقی پھوپھی زاد تھے۔ انہی ایام میں حضرت (مسح موعود) کی خدمت میں کسی صاحب نے عرض کی۔ حضور انور مطیع خانہ میں کبھی کبھی تشریف لایا کریں۔ اس کے جواب میں حضور نے فرمایا کہ آپ مجھے معاف رکھیں میں وہاں نہیں آسکتا۔ کیونکہ وہاں حقہ رکھا ہوا ہوتا ہے اور میں حقہ کو دیکھ کر سر سے پاؤں تک شرم میں پنہاں ہو جاتا ہوں۔ لیکن میں حقہ پینے والوں کو دل سے برا نہیں جانتا۔ پھر فرمایا کہ بعض لوگ بیعت کے واسطے میرے پاس آتے ہیں، اُن کی داڑھی اُسترے سے منڈھی ہوئی ہوتی ہے، اُن کے منہ سے شراب کی بو آتی ہے اُن کو بھی دل سے برا نہیں جانتا۔ کیونکہ میرا ایمان ہے کہ اگر وہ میرے پاس رہیں گے یا کثرت سے میرے پاس آئیں گے تو خداوند کریم اُن کو ضرور متقی اور پاک صاف کر دیں گے۔

(رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت ماسٹر خلیل الرحمن صاحب صفحہ نمبر 121 تا 123 غیر مطبوعہ)

پھر ایک روایت حضرت حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی ولد حافظ محمد حسین صاحب سکنہ وزیر آبادی گوجرانوالہ کی ہے، جن کی بیعت 1897ء کی ہے۔ یہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ قادیان دار المسیح میں جس مکان میں میاں بشیر احمد صاحب رہتے ہیں جس کا دروازہ مسقف گلی کے نیچے ہے۔ اُس میں حضرت مسیح موعود نے چند دوستوں کو جمع فرما کر ایک تقریر فرمائی کہ میں نے ہائی سکول اس لئے قائم کیا تھا کہ لوگ وہاں سے علم حاصل کر کے مخلوق خدا کو (-) حق کریں۔ مگر افسوس کہ لوگ انگریزی پڑھ کر اپنے کاروبار پر لگ جاتے ہیں اور میرا مقصود حاصل نہیں ہوتا۔ اس لئے میں چاہتا ہوں کہ خالص دینی مدرسہ قائم کیا جائے۔ کوئی ہے جو خدا کے لئے اپنے بچے کو اس سکول میں دینی علم حاصل کرنے کے لئے داخل کرے؟ اُس وقت میرا بیٹا عبید اللہ مرحوم سات آٹھ سال کا تھا۔ اُن دنوں مفتی محمد صادق صاحب مدرسہ احمدیہ کے ہیڈ ماسٹر تھے۔ اتفاق سے وہ لڑکا اس وقت میرے پاس کھڑا تھا۔ میں نے اُس کو حضرت صاحب کے سپرد کر دیا۔ اور اُس وقت مدرسہ احمدیہ میں ایک فضل دین نامی درمیانہ قد ضلع سیالکوٹ کا چڑا ہی تھا۔ حضرت صاحب نے عبید اللہ کو اپنے دست مبارک سے پکڑ کر فضل دین کے سپرد کر دیا کہ اس کو احمدیہ سکول میں لے جا کر داخل کرو۔ الغرض وہی عبید اللہ اس مدرسہ احمدیہ میں مولوی فاضل ہو کر حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کے عہد میں مارشس بھیجا گیا جو سات سال (-) کر کے واصل باللہ ہو گیا اور خلیفہ ثانی کی زبان مبارک سے ہندوستان کا پہلا شہید کا خطاب پا گیا۔ (حضرت مولوی عبید اللہ صاحب مارشس میں (-) تھے۔ وہیں اُن کی وفات ہوئی۔ وہیں اُن کی تدفین ہوئی۔ یہ ان کا ذکر ہے جو ان کے والد صاحب کر رہے ہیں۔)

پھر کہتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ سنا گیا کہ آج گورداسپور میں کرم دین بھین والے کے مقدمہ کی تاریخ ہے، وہاں حضرت صاحب تشریف لے گئے ہیں اور یہ بھی سنا گیا کہ جو سرمایہ ہمارے گھر تھا وہ سب خرچ ہو گیا ہے۔ میں یہ سن کر گورداسپور پہنچا۔ حضور صبح کی نماز کے بعد لیٹے ہوئے تھے اور ایک آدمی دُبار ہاتھا۔ میں نے بھی جاتے ہی حضور کو دُبارا شروع کر دیا۔ چونکہ ان دنوں طاقتور تھا اور ہمیشہ سے اپنے سابق استادوں کی خدمت کا شرف حاصل تھا گویا مجھے مٹھی چا پی کرنے کی عادت تھی۔ میں نے اسی طرح دُبارا شروع کیا۔ حضرت صاحب (حضرت مسیح موعود) کو میرا دُبارا محسوس ہوا۔ فوراً منہ سے چادر اٹھا کر میری طرف دیکھ کر بدیں الفاظ ارشاد فرمایا۔ حافظ صاحب آپ راضی ہیں؟ خوش ہیں؟ کب آئے ہیں؟ میں نے عرض کیا کہ حضور ابھی آیا ہوں۔ مگر لکھتے ہیں کہ جو بات ذکر کے لائق ہے اور جس کی خوشی میرے دل میں آج تک موجزن ہے وہ یہ ہے کہ میں نے عرض کیا کہ حضور مجھے پہچانتے ہیں؟ فرمایا کیا حافظ جی! میں آپ کو بھی نہیں پہچانتا؟ یہ لفظ سنتے ہی میں خوشی سے چشم پُر آب ہو گیا۔ چونکہ حضور نے فرمایا ہوا تھا کہ جو مجھے پہچانتا ہے اور جس کو میں پہچانتا ہوں وہ طاعون سے محفوظ رہے گا۔ پھر کہتے ہیں حال پُرسی کی باتیں ہوتی رہیں۔ تھوڑی دیر کے بعد کچھ اور آدمی بھی جمع ہو گئے اور سلسلہ گفتگو میں اتفاقاً یہ ذکر آ گیا کہ چوہدری حاکم

علی صاحب پنیاری نے ذکر کر دیا کہ حضور آج جمعہ ہے۔ (چوہدری حاکم علی صاحب نو پنیار کے تھے) کہ حضور آج جمعہ ہے اور مولوی عبدالکریم صاحب نہیں آئے تو جمعہ کون پڑھائے گا۔ تو حضور نے بلا تا مل فرما دیا کہ یہ ہمارے حافظ صاحب جو ہیں، وزیر آبادی یہ پڑھائیں گے (یہ ان کا ذکر ہے)۔ میں یہ سن کر کچھ بول نہ سکا۔ ایسا مرعوب ہو گیا کہ اس خیال سے کہ میں اس مامور خدا کے سامنے گناہگار آدمی ہوں، کیا کروں گا؟ اور کس طرح کھڑا ہوں گا؟ پھر دل میں خیال آیا کہ خیر ابھی جمعہ کا وقت دور ہے شاید اور کوئی شخص تجویز ہو جائے۔ آخر جمعہ کا وقت آ گیا اور صفیں باندھ کر نمازی بیٹھ گئے۔ میں ایک صف میں ڈرتا ہوا شمال کی طرف بیٹھ گیا۔ آخر (-) ہو گئی۔ حضرت صاحب نے فرمایا کہ حافظ صاحب کہاں ہیں؟ آخر کسی شخص نے مجھے حاضر حضور کر دیا۔ میں نے حضور کے کان مبارک کے قریب ہو کر آہستہ آواز سے عرض کیا کہ حضور! میں گناہگار ہوں۔ مجھے جرأت نہیں کہ میں حضور کے آگے کھڑا ہو کر کچھ بیان کر سکوں۔ حضرت مسیح موعود نے فرمایا۔ نہیں، آپ آگے ہو جائیں۔ میں آپ کے لئے دعا کروں گا۔ گویا مجھے مصلے پر کھڑا کر دیا۔ آخر میں نے متوکلًا علی اللہ خطبہ شروع کر دیا اور سورۃ فرقان کی (-) کی چند آیتیں پڑھیں اور جو کچھ خدا تعالیٰ نے توفیق دی، سنایا۔ میں اُس وقت دیکھ رہا تھا کہ حضور میرے لئے دعا فرما رہے ہیں اور میرا سینہ کھلتا گیا۔ اُس دن سے آج تک اللہ تعالیٰ کے فضل سے کبھی کسی بحث میں یا تقریر میں کبھی نہیں جھجکا۔ (-) میں اسی کا نتیجہ سمجھتا ہوں کہ جب میں نومبر 1933ء میں ہجرت کر کے آیا ہوں تو مجھے (-) اقصیٰ کی امامت کی خدمت سپرد ہوئی۔

(رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت غلام رسول صاحب وزیر آبادی صفحہ نمبر 129 تا 131 غیر مطبوعہ)

پھر یہ اپنا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ میں نے قادیان پہنچ کر اپنے مقدمات کا ذکر کیا کہ مخالفین نے جھوٹے مقدمات کر کے اور جھوٹی قسمیں کھا کھا کر میرا مکان چھین لیا ہے۔ حضور نے فرمایا کہ حافظ صاحب! لوگ لڑکوں کی شادی اور خنتے پر مکان برباد کر دیتے ہیں، آپ کا مکان اگر خدا کے لئے گیا ہے تو جانے دیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو اور اس سے بہتر دے دے گا۔ کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی قسم! یہ پاک الفاظ سنتے ہی میرے دل سے وہ خیال ہی جاتا رہا کہ میرا مکان چھین گیا ہے اور پھر کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے مجھ کو اس مقدس بستی قادیان میں جگہ دی اور مکان اس سے کئی درجے بہتر دے دیا۔ بیوی بھی دی، اولاد بھی دی۔

پھر لکھتے ہیں کہ اس ضمن میں ایک اور بات بھی یاد آئی ہے لکھ دیتا ہوں کہ شاید کوئی سعید فطرت فائدہ اٹھائے۔ وہ یہ ہے کہ حضرت مسیح موعود کی وفات کے بعد ایک دن (-) مبارک میں خواجہ کمال الدین صاحب نے کہا مدرسہ احمدیہ میں جو لوگ پڑھتے ہیں وہ مٹلاں بنیں گے۔ وہ کیا کر سکتے ہیں؟ (بڑے فخر سے خواجہ صاحب نے کہا کہ (-) کرنا ہمارا (یعنی خواجہ صاحب جیسے لوگوں کا کام ہے)۔ پھر کہتے ہیں کہ انہوں نے کہا کہ مدرسہ احمدیہ اٹھا دینا چاہئے (یعنی ختم کر دینا چاہئے)۔ لکھتے ہیں کہ اس وقت حضرت محمود اولوالعزم (حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مرزا محمود احمد) بیٹھے تھے وہ کھڑے ہو گئے (خلیفہ اول کے زمانے کی بات ہے) اور اپنی اس اولوالعزمی کا نظہار فرمایا کہ اس سکول کو یعنی مدرسہ احمدیہ کو حضرت مسیح موعود نے قائم فرمایا ہے یہ جاری رہے گا اور انشاء اللہ اس میں علماء پیدا ہوں گے اور (-) حق کریں گے۔ یہ سنتے ہی خواجہ صاحب تو مہموت ہو گئے اور میں اس وقت یہ خیال کرتا تھا کہ خواجہ صاحب کو یقین ہو گیا ہے کہ ہم اپنے مطلب میں کامیاب نہیں ہو سکیں گے اور دیکھنے والے اب جانتے ہیں کہ اسی سکول کے تعلیم یافتہ فضلاء دنیا میں (-) احمدیت کر رہے ہیں۔ جو کہتے تھے کہ مسیح موعود کا ذکر کرنا سم قاتل ہے انہی کے حق میں سم قاتل ثابت ہوا۔

(رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت غلام رسول صاحب وزیر آبادی صفحہ نمبر 132 تا 133 غیر مطبوعہ)

لکھتے ہیں کہ ایک دن کا ذکر ہے کہ حضرت مسیح موعود سیر کو نکلے تو خاکسار اور چند آدمی بھی ساتھ تھے۔ اُن میں سے ایک شخص مستری نظام الدین صاحب سابق سیکرٹری جماعت احمدیہ سیالکوٹ کے تھے جو ابھی تک بفضل خدا زندہ ہیں، انہوں نے مجھے کہا کہ حضرت صاحب آپ کے ساتھ بڑی شفقت سے پیش آتے ہیں اس لئے یہ عرض کہ پہلی تفسیریں تو کچھ ساقط الاعتبار ہو گئی ہیں (پہلی تفسیریں اب خاموش ہیں، اتنی زیادہ واضح نہیں ہیں اور نئے زمانے کے لحاظ سے بھی نہیں ہیں) تو اب مکمل تفسیر قرآن کریم کی حضور لکھ دیں۔ (حضرت مسیح موعود کی خدمت میں درخواست

گئے۔ بلکہ اب انہوں نے اپنے جو دوسرے سائنس ہیں ان میں یہ پیغام دینا شروع کر دیا ہے کہ الہٰدیٰ کی جو ویب سائٹ ہے اس پر کوئی نہ جائے۔ اس میں یہ ہمیں صحیح طرح access نہیں دیتے حالانکہ خود ان کے پاس جواب نہیں ہیں۔ کیونکہ مایوس ہو چکے ہیں اس لئے دوسروں کو بھی روک رہے ہیں۔ بہر حال ہمیشہ سے ہی یہ طریق رہا ہے تو کہتے ہیں کہ میں نے جب کتابیں کھول کر یہ دیکھا، تو حوالے تو دیئے ہوئے تھے لیکن توڑ مروڑ کر ان کو پیش کیا گیا تھا۔

پھر آگے لکھتے ہیں کہ..... کے مقابلے میں تفسیر نویسی کے منظور نہ کرنے پر حضور نے اعجاز مسیح رقم فرمائی اور اس میں چیلنج دیا کہ پیر صاحب اتنے عرصے کے اندر اندر اس کتاب کا جواب تحریر کریں۔ پیر صاحب نے عربی میں تو کچھ نہ لکھا گو مجھے بعد میں معلوم ہوا کہ انہوں نے اردو میں ایک کتاب لکھی تھی جو بعد میں سرفہ ثابت ہوئی (وہ بھی چوری کی ثابت ہوئی)۔ کہتے ہیں بہر حال اس کشمکش میں میری طبیعت سلسلہ عالیہ احمدیہ کی جانب زیادہ مائل ہوتی گئی۔ پھر میں نے خیال کیا کہ احادیث کا تو ایک بہت بڑا ذخیرہ ہے جس پر عبور کرنا مشکل ہے مگر احمدی احباب اکثر قرآن کریم کے حوالہ جات دیتے رہتے ہیں اس لئے بہتر ہوگا کہ قرآن کریم کا شروع سے آخر تک نظر غائر مطالعہ کیا جائے۔ چنانچہ گو میں عربی نہیں جانتا تھا مگر میں نے ایک اور دوست کے ساتھ مل کر قرآن کریم کا اردو ترجمہ پڑھا اور اس کے مطالعہ سے مجھے معلوم ہوا کہ قرآن کریم میں ایک دو نہیں، بیس تیس نہیں بلکہ متعدد آیات ایسی ہیں جن سے وفات مسیح کا استدلال کیا جاسکتا ہے۔

پھر لکھتے ہیں کہ 1901ء کے شروع میں جب مردم شماری ہونے والی تھی حضور نے ایک اشتہار شائع فرمایا جس میں درج تھا کہ جو لوگ مجھ پر دل میں ایمان رکھتے ہیں گونا گونا گویا بیعت نہ کی ہو وہ اپنے آپ کو احمدی لکھوا سکتے ہیں۔ اُس وقت مجھے اس قدر حسن ظن ہو گیا تھا کہ میں تھوڑا بہت چندہ بھی دینے لگا گیا تھا اور گو میں نے بیعت نہ کی تھی لیکن مردم شماری میں اپنے آپ کو احمدی لکھوا دیا۔ مجھے خواب میں ایک روز حضور کی زیارت ہوئی۔ صبح قریباً چار بجے کا وقت تھا۔ مجھے معلوم ہوا کہ حضور برابر والے کمرے میں احمدیوں کے پاس آئے ہوئے ہیں۔ چنانچہ میں حضور سے شرفِ ملاقات حاصل کرنے کے لئے اس کمرے میں گیا اور جا کر السلام علیکم عرض کی۔ حضور نے جواب دیا علیکم السلام اور خواب میں فرمایا کہ برکت علی! تم ہماری طرف کب آؤ گے؟ میں نے عرض کی حضرت! اب آ ہی جاؤں گا۔ حضور اس وقت چارپائی پر تشریف فرما تھے۔ جسم ننگا تھا (اوپر سے ننگے تھے)۔ سر کے بال لمبے تھے اور اُس وقت کے چند روز بعد میں نے تحریر بیعت کر لی۔ یہ نظارہ مجھے اب تک ایسا ہی یاد ہے جیسا کہ بیداری میں ہوا ہو۔ اس کے بعد جلسہ سالانہ کے موقع پر میں نے دارالامان میں حاضر ہو کر دست بیعت بھی کر لی۔ اُس وقت میں نے دیکھا کہ حضور کی شبیہ مبارک بالکل ویسی ہی تھی جیسی کہ میں نے خواب میں دیکھی تھی اور اُس سے کچھ عرصہ بعد اتفاقاً اس مہمان خانے میں اتر اہوا تھا جس میں اب حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم۔ اے ابن حضرت مسیح موعود سکونت پذیر ہیں۔ میں ایک چارپائی پر بیٹھا تھا کہ سامنے چھت پر غالباً کسی ذرا اونچی جگہ پر حضور آ کر تشریف فرما ہوئے۔ نہا کر آئے تھے۔ بال کھلے ہوئے تھے اور اوپر کا جسم ننگا تھا۔ یہ شکل خصوصیت سے مجھے ویسی ہی معلوم ہوئی جو میں خواب میں دیکھ چکا تھا اور مجھے مزید یقین ہو گیا کہ یہ خواب اللہ تعالیٰ نے میری ہدایت کے لئے مجھے دکھلایا ہے۔

(رجسٹر روایات (-) رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت منشی برکت علی صاحب صفحہ نمبر 136 تا 139 غیر مطبوعہ)

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ (-) مبارک سے حضور غالباً نماز ظہر سے فارغ ہو کر کھڑکی کے راستے اندر تشریف لے جا رہے تھے تو حسب دستور احباب نے آپ کو گھیر لیا۔ کوئی ہاتھ چومتا تھا، کوئی جسم اطہر کو ہاتھ لگا کر اسے منہ اور سینے پر ملتا تھا۔ میں بھی ان میں شامل تھا۔ اتنے میں حضرت مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاول قریب سے گزرے، اور فرمانے لگے، ”اخلاص چاہئے، اخلاص“۔ میرے دل نے گواہی دی کہ بیشک ظاہر داری کوئی چیز نہیں جب تک اس کے ساتھ اخلاص نہ ہو۔ (صرف چومنا اور ہاتھ لگانا کوئی چیز نہیں جب تک اخلاص نہ ہو۔ یہی حضرت خلیفۃ المسیح الاول نے ان کو سبق دیا)۔ چنانچہ اُس وقت سے میں ہمیشہ اس کوشش میں رہا ہوں کہ خدا کے فضل سے اخلاص کے ساتھ تعلق قائم رہے۔

کریں کہ پہلی تفسیروں کا زمانہ تو اب گزر گیا حضور اپنی مکمل تفسیر لکھیں۔) چنانچہ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کیا تو حضور نے فرمایا کہ حافظ صاحب! جو میرے رستے میں آیات قابل بیان اور قابل تفسیر آئی ہیں موجودہ زمانے کے لئے، وہ میں نے لکھ دی ہیں۔ اگر میں یا ہم مکمل تفسیر لکھیں تو ممکن ہے کہ آئندہ زمانے میں اور بہت سے معترض پیدا ہو جائیں۔ تو اللہ تعالیٰ ان معترضین کے جواب کے لئے کوئی اور بندہ اپنی طرف سے کھڑا کر دے۔ میں یہ جواب سن کر خاموش ہو گیا اور مستری نظام الدین صاحب بھی سن رہے تھے، وہ بھی خاموش ہو گئے۔ (انہوں نے فرمایا کہ آئندہ زمانے کے ساتھ ساتھ قرآن کریم کی تفسیریں آتی رہیں گی۔)

(رجسٹر روایات (-) رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت غلام رسول صاحب وزیر آبادی صفحہ نمبر 134 غیر مطبوعہ)

پھر ایک روایت خان صاحب منشی برکت علی صاحب ولد محمد فاضل صاحب کی ہے۔ یہ ڈائریکٹر جنرل انڈین میڈیکل سروس کے ملازم تھے۔ یہ قادیان میں ناظر مال بھی رہے ہیں۔ 1901ء میں انہوں نے بیعت کی تھی اور 1901ء میں ہی حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔ کہتے ہیں کہ جہاں تک مجھے یاد ہے، سب سے پہلے مجھے حضرت مسیح موعود کا ذکر د 1900ء کے شروع میں سننے کا اتفاق ہوا۔ جبکہ اتفاقاً مجھے شملہ میں چند احمدی احباب کے بڑوں میں رہنے کا موقع ملا۔ اُن دوستوں سے قدرتی طور پر حضور کے دعویٰ مسیحیت اور وفات مسیح ناصری کے متعلق سوال و جواب کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ میں اگرچہ بڑی سختی سے اُن کی مخالفت کیا کرتا تھا۔ مگر یہودہ گوئی اور طعن و طنز سے ہمیشہ احتراز کرتا تھا۔ (وفات مسیح پر میں یقین نہیں رکھتا تھا۔ لیکن کہتے ہیں کہ اس کے باوجود طعن اور طنز سے ہمیشہ احتراز کرتا تھا۔ آج کل بلکہ ہمیشہ سے ہی مخالفین کا جو یہ طریقہ رہا ہے کہ گالم گلوچ پر آجاتے ہیں۔ لیکن یہ نیک فطرت تھے، کہتے ہیں میں طعن و طنز سے ہمیشہ احتراز کرتا تھا)۔ آہستہ آہستہ مجھے خوش اعتقادی پیدا ہوتی گئی۔ (آہستہ آہستہ مجھے بھی اس بات پر اعتقاد ہوتا گیا)۔ حضور کا اُنہی دنوں میں..... کے ساتھ بھی بحث و مباحثہ جاری تھا۔ حضور نے اس بات پر زور دیا کہ مقابلہ میں قرآن شریف کی عربی تفسیر لکھی جاوے۔ اور وہ اس طرح کہ بذریعہ قرعہ اندازی کوئی سورۃ لے لی جاوے اور فریقین ایک دوسرے کے بالمقابل بیٹھ کر عربی میں تفسیر لکھیں۔ کیونکہ قرآن کریم کا دعویٰ ہے کہ (-) (الواقعه: 80)۔ ایک کا ذب اور مغتری پر اس کے حقائق اور معارف نہیں کھل سکتے۔ اس لئے اس طرح فریقین کا صدق و کذب ظاہر ہو سکتا ہے۔ ان ہی ایام میں پیر صاحب کی طرف سے ایک اشتہار شائع ہوا..... اس اشتہار میں اکثر جگہ حضور کی تصانیف سے اقتباسات نقل کئے گئے تھے۔ کہتے ہیں کہ میں عموماً فریقین کے اشتہارات دیکھتا رہتا تھا۔ (ابھی احمدی نہیں ہوا تھا لیکن فریقین کے دونوں طرف سے اشتہار دیکھتا رہتا تھا)۔ مذکورہ بالا اشتہار کے ملنے پر جو غیر احمدیوں نے مجھے دیا تھا میں نے احمدی احباب سے استدعا کی کہ وہ مجھے اصل کتب لا کر دیں تاکہ میں خود مقابلہ کر سکوں۔ مقابلہ کرنے پر مجھے معلوم ہوا کہ بعض حوالے لکھے گئے تھے مگر اکثر میں انہیں توڑ مروڑ کر اپنا مدعا ثابت کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ (اور یہی حال آج بھی ہے۔ اب مخالفین نے ایک نئی مہم شروع کی ہوئی ہے کہ حضرت مسیح موعود کی کتاب سے حوالے دیئے جاتے ہیں اور ان کو توڑ مروڑ کر پھر اس سے اشتہار لگا کر یا پھر بڑے بڑے پوسٹر بنا کر یا جماعت کے خلاف کتابچے شائع کر کے حضرت مسیح موعود کے خلاف دریدہ دہنی کی جاتی ہے اور ہمارا جو پروگرام ہے ”راہ ہدیٰ“ اور اس کی اب ویب سائٹ بھی شروع ہو گئی ہے، اُس میں اس کے جواب آرہے ہیں، اور اصل حوالے اور اصل کتب کا حوالہ دیا جاتا ہے کہ جا کے دیکھیں تو خود پتہ لگ جائے۔ اس سے بھی اب بعض ایسے لوگ جنہوں نے اس طرح جائزہ لینا شروع کیا تو اللہ کے فضل سے اس کے نتیجے میں بیعتیں بھی ہو رہی ہیں۔ تو یہ اعتراضات، یہ حربہ..... کا ہمیشہ سے رہا ہے۔ یہ آج کوئی نئی چیز نہیں ہے۔ بعض دفعہ لوگ گھبرا جاتے ہیں۔ اسی طرح جو ویب سائٹ شروع ہوئی ہیں، ان کے انچارج آصف صاحب ہیں۔ وہ کہنے لگے کہ لوگوں نے بڑی بھرمار کر دی ہے اور ہمارے جواب اُس طرح نہیں جاسک رہے۔ تو میں نے اُن کو یہی کہا تھا آپ کچھ دیر انتظار کریں یہ لوگ خود ہی جھاگ کی طرح بیٹھ جائیں گے۔ اور یہی ہوا۔ اُس میں اعتراضات کی جو بھرمار تھی ان پر جب ہماری طرف سے جوابات کی اس طرح ہی بھرمار ہوئی ہے تو آہستہ آہستہ خاموش ہو کے بیٹھ

وغیرہ اس کی مخالفت کر رہے تھے۔ اور انہوں نے سرکار میں درخواست دی ہوئی تھی کہ مینارہ بنانے کی اجازت نہ دی جاوے۔ حضور نے تحصیل دار کی آمد کے متعلق سن کر فرمایا کہ بہت اچھا۔ ہمارے دوستوں کو چاہئے کہ ان کا مناسب استقبال کریں اور انہیں موقع دکھادیں۔ (جو مختلف احمدی لوگ ہیں وہ جائیں۔ اچھی طرح تحصیلدار کا استقبال کریں۔ اس کو موقع دکھائیں۔) پھر فرمایا کہ یہ تو اللہ تعالیٰ کی طرف سے مقدر ہے کہ مینارہ ضرور تعمیر ہوگا اس کو کوئی نہیں روک سکتا۔ اور پھر اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ تعمیر ہوا۔

پھر لکھتے ہیں کہ حضور عام طور پر محفل میں کس طرح بیٹھتے تھے یا کس طرح چلتے تھے۔ اس بارہ میں کہتے ہیں کہ میں نے حضور کی محفل میں دیکھا ہے کہ حضور کی آنکھیں نیچے جھکی ہوئی ہوتی تھیں اور قریباً بند معلوم ہوتی تھیں۔ مگر جب کبھی حضور میری جانب نظر اٹھا کر دیکھتے تھے تو میں برداشت نہیں کر سکتا تھا اور اپنی نظر نیچے کر لیتا تھا۔

(رجسٹر روایات (-) رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت منشی برکت علی صاحب صفحہ نمبر 142 تا 144 غیر مطبوعہ) لکھتے ہیں کہ غالباً آخری دنوں کا واقعہ ہے کہ میں نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی صاحبزادہ مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب کی معرفت عریضہ ارسال کیا اور ملاقات کی خواہش کی۔ موصوف اُس وقت سترہ اٹھارہ سال کی عمر کے تھے۔ حضور نے اجازت مرحمت فرمائی اور اوپر کمرے میں بلوایا۔ میں نے حضور سے عرض کیا کہ میں غیر احمدی ہونے کی حالت میں دفتر میں ایک فنڈ میں شامل تھا جس کا نام Fortune Fund تھا۔ پندرہ سولہ آدمی تھے۔ آٹھ آنے ماہوار چندہ لیا جاتا تھا۔ فراہم شدہ رقم سے لائری ڈالی جاتی تھی اور منافع تقسیم کر لیا جاتا تھا۔ یہ کام احمدی ہونے کے بعد تک جاری رہا۔ چنانچہ ایک دفعہ ہمارے نام تقریباً ایک لاکھ پندرہ ہزار روپے کی لائری نکلی۔ اور قریباً ساڑھے سات ہزار روپیہ میرے حصے میں آیا۔ (تو اب احمدی ہونے کے بعد پوچھ رہے ہیں کہ) مجھے خیال ہوا کہ کیا یہ امر جائز بھی ہے؟ حضور سے دریافت کرنے پر جواب ملا کہ ”یہ جائز نہیں“۔ (یہ لائری وغیرہ کا جو طریقہ ہے) اس رقم کو اشاعت (-) وغیرہ پر خرچ کر دینا چاہئے کیونکہ اللہ تعالیٰ کے لئے کوئی چیز حرام نہیں۔ پھر انہوں نے اس کو کچھ چندے میں دیا۔ کچھ غرباء میں تقسیم کیا۔

(رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت منشی برکت علی صاحب صفحہ نمبر 146 تا 147 غیر مطبوعہ) پھر ایک روایت حضرت محمد اسماعیل صاحب ولد مکرم مولوی جمال الدین صاحب سکندریکھو اسی ضلع گورداسپور کی ہے، جنہوں نے 1904ء میں حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔ پیدائشی احمدی تھے۔ کہتے ہیں میں قریباً بیس سال کا تھا کہ گورداسپور میں کرم دین جہلمی جو دراصل بھین ضلع جہلم کا تھا، کے مقدمہ کا حکم سنایا جانا تھا۔ میں ایک دن پہلے اپنے گاؤں سے وہاں پہنچ گیا۔ وہاں پر ایک کوٹھی میں حضور بھی اترے ہوئے تھے (یعنی وہاں ٹھہرے ہوئے تھے)۔ گرمی کا موسم تھا۔ حضرت مسیح موعود ادھر کے ایک کمرے میں بیٹھے ہوئے تھے۔ وہاں پر میرے والد صاحب میاں جمال الدین صاحب، میاں امام دین صاحب سیکھوانی اور چودھری عبدالعزیز صاحب بھی موجود تھے۔ میں نے جا کر حضور کو پنکھا جھلانا شروع کر دیا۔ حضور نے میری طرف دیکھا اور میرے والد میاں جمال الدین صاحب کی طرف اشارہ کر کے مسکرا کر فرمایا کہ میاں اسماعیل نے بھی آ کر تو اب میں سے حصہ لے لیا ہے۔ حضور کا معمولی اور ادنیٰ خدمت سے خوش ہو جانا اب بھی مجھے یاد آتا ہے تو طبیعت میں سرور پیدا ہوتا ہے۔

(رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت محمد اسماعیل صاحب صفحہ نمبر 150 غیر مطبوعہ) محمد اکبر صاحب ولد اخوند رحیم بخش صاحب قوم پٹھان اور کرنی سکندریہ غازی خان لکھتے ہیں کہ خاکسار کے والد صاحب کے چچا اخوند امیر بخش خان ضلع مظفر گڑھ میں سب انسپکٹر پولیس تھے۔ خاکسار کے احمدی ہو جانے کے بعد وہ پنشن پا کر اپنے گھر ڈیرہ غازی خان آگئے۔ اُن دنوں جماعت احمدیہ ڈیرہ غازی خان کے سرکردہ مولوی عزیز بخش صاحب بی۔ اے تھے جو مولوی محمد علی صاحب (جو بعد میں بیغا میوں کے امیر بنے تھے) کے بڑے بھائی تھے۔ وہ مولوی عزیز بخش صاحب اس وقت ڈیرہ غازی خان میں سرکاری ملازم تھے۔ جس محلے میں وہ رہتے تھے وہاں ایک (-) تھی جو ویران پڑی رہتی تھی۔ جماعت احمدیہ نے اُسے مرمت وغیرہ کر کے آباد کیا اور اُس

لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ (-) مبارک میں نماز ظہر کے بعد جبکہ حضور میں تشریف فرما تھے کسی نے عرض کی کہ دو تین آریہ صاحبان ملاقات کی خواہش رکھتے ہیں۔ حضور نے انہیں اندر بلا لیا اور گفتگو شروع ہوگئی۔ نجات کے متعلق ذکر آنے پر میں نے دیکھا کہ حضور کا رعب اس قدر غالب تھا کہ آریہ دوست کھل کر بات بھی نہیں کر سکتے تھے۔ یہاں تک کہ انہوں نے بیان کیا کہ نجات کے لئے ویڈیوں کا ماننا ضروری نہیں بلکہ جو اچھے کام کرے گا نجات پا جائے گا۔

(رجسٹر روایات (-) رجسٹر نمبر 4 روایت حضرت منشی برکت علی صاحب صفحہ نمبر 140 تا 141 غیر مطبوعہ) لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ (-) اقصیٰ میں مجھے نماز جمعہ پڑھنے کا اتفاق ہوا۔ نماز حضرت مولوی نور الدین صاحب نے پڑھائی۔ حضرت مسیح موعود تشریف لا کر قبر کے نزدیک بیٹھ گئے۔ (وہاں (-) اقصیٰ میں اُن کے والد کی جو قبر ہے)۔ میں بھی موقع پا کر پاس ہی بیٹھ گیا اور نماز میں حضور کی حرکات کو دیکھتا رہا کہ حضور کس طرح نماز ادا فرماتے ہیں۔ حضور نے قیام میں اپنے ہاتھ سینے کے اوپر باندھے مگر انگلیاں کہنی تک نہیں پہنچتی تھیں۔ آپ کی گردن ذرا دائیں طرف جھکی رہتی تھی۔ نماز کے بعد یہ مسئلہ پیش ہو گیا کہ کیا نماز جمعہ کے ساتھ عصر بھی شامل ہو سکتی ہے یا نہیں؟ چنانچہ حضور کے ارشاد کے مطابق اُس دن نماز عصر جمعہ کے ساتھ جمع کر کے ادا کی گئی۔

حضور کے آخری ایام میں جماعت بفضلہ تعالیٰ ترقی کر گئی تھی اور چھ سات سو احباب جلسہ سالانہ پر تشریف لاتے تھے۔ (اُس وقت کے (-) یہ جماعت کی ترقی کی باتیں کر رہے ہیں کہ چھ سات سو احباب جلسے پر تشریف لاتے تھے) لکھتے ہیں کہ ایک بار ہمیں بتایا گیا کہ حضور کا منشاء ہے کہ سب دوست بازار میں سے گزریں تاکہ غیر احمدی اور ہندو وغیرہ خدا کی وحی کو پورا ہوتے ہوئے مشاہدہ کر لیں کہ کس طرح دور دور سے لوگ ہماری طرف کھینچے چلے آ رہے ہیں۔ چنانچہ ایسا ہی کیا گیا۔ (اور آج کل کے احمدیوں کو اللہ تعالیٰ کے فضلوں پر کتنی زیادہ حمد کرنی چاہئے۔ اُس زمانے کے بزرگوں کی نسلیں بھی آج دنیا میں پھیلی ہوئی ہیں اور خود اُن کی ایک ایک کی نسلیں بھی سینکڑوں میں پہنچی ہوئی ہیں اور اس کے علاوہ جو نئے شامل ہو رہے ہیں وہ تو ہیں ہی۔ حضرت مسیح موعود کیا فرما رہے ہیں کہ قادیان کی گلیوں میں پھر و تا کہ اظہار ہو کہ ہم کتنی تعداد میں ہو گئے ہیں، اور آج دنیا جانتی ہے اور اخباروں میں لکھا جاتا ہے، ٹیلی ویژن پروگرام کئے جاتے ہیں کہ جماعت احمدیہ کیا چیز ہے؟ اس لئے اللہ تعالیٰ کا ہم جتنا بھی شکر ادا کریں کم ہے)۔

پھر لکھتے ہیں کہ اس وقت یہ عام دستور تھا کہ مہمان روانگی سے قبل حضور سے رخصت حاصل کر کے واپس جاتے تھے۔ چنانچہ ایک بار میں نے بھی شام کے وقت رقعہ بھجوا کر اجازت چاہی۔ حضور نے جواباً ارشاد فرمایا کہ اجازت ہے مگر صبح جاتے ہوئے مجھے اطلاع دیں۔ حسب الحکم اگلی صبح روانہ ہونے سے قبل اطلاع کی گئی تو حضور بنفس نفیس رخصت کرنے کو تشریف لائے۔ اُدھی کئی دوست ہمراہ تھے۔ حضور کچی سڑک کے موڑ تک ہمارے ساتھ تشریف لے گئے۔ راستے میں مختلف باتیں ہوتی رہیں۔ میں نے دیکھا کہ حضور نہایت اطمینان سے چل رہے تھے اور بظاہر نہایت معمولی چال سے، مگر وہ دراصل کافی تیز تھی۔ اکثر خدام کو کوشش کر کے ساتھ دینا پڑتا تھا۔ بچے تو ہاگ کر شامل ہوتے تھے۔

پھر لکھتے ہیں کہ غالباً 1900ء میں جبکہ تقسیم بنگال کا بڑا چرچا تھا میں نے اس بات کو مد نظر رکھ کر ایک مضمون حقوق انسانی پر لکھا۔ حضور بغاوت کو بالکل پسند نہ فرماتے تھے اور اپنی جماعت کو بھی وفادار رہنے کی ہدایت فرماتے رہتے تھے۔ ان احکامات کی روشنی میں میں نے مضمون لکھ کر حضور کی خدمت میں بھیجا کہ اگر حضور پسند فرمائیں تو اس مضمون کو اخبار میں اشاعت کے لئے بھجوادیں۔ چنانچہ اسے حضور نے البدر میں شائع کروادیا۔

آج کل کے حالات میں بھی جو بعض ملکوں میں ہیں یہ یاد رکھنا چاہئے کہ بغاوت کو حضرت مسیح موعود نے پسند نہیں فرمایا بلکہ بغاوت کے خلاف جو مضمون آیا اسے شائع فرمایا۔

پھر لکھتے ہیں کہ ایک دفعہ بعد نماز مغرب حضور شاہ نشین پر بیٹھے تھے۔ کسی دوست نے عرض کی کہ تحصیل دار صاحب علاقہ صحیح مینارہ کی تعمیر کے سلسلہ میں موقع دیکھنے کے لئے آ رہے ہیں۔ حضور مینارہ آئیں بنوانا چاہتے تھے (اس کے بننے سے پہلے کا واقعہ ہے) مگر قادیان کے ہندو

کے نقش قدم پر چلنا چاہئے۔ کہتے ہیں یہ الفاظ جو میں نے بیان کئے ہیں یہ حضرت مسیح موعود کے اصل الفاظ نہیں ہیں۔ مفہوم یہی ہے۔ انہوں نے اپنے الفاظ میں اُس کا خلاصہ یہ بیان کیا ہے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 3 روایت حضرت نظام الدین صاحب صفحہ نمبر 162 غیر مطبوعہ) پھر حضرت منشی عبداللہ صاحب احمدی محلہ اسلام آباد، شہر سیالکوٹ۔ ان کی بیعت 4 نومبر 1902ء کی ہے۔ حضرت مسیح موعود جب سیالکوٹ تشریف لائے تھے تو انہوں نے بیعت کی تھی۔ تیرہ سال کی عمر تھی اور ایک خواب کے ذریعے انہوں نے بیعت کی۔ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی سے انہوں نے تعلیم بھی حاصل کی۔ یہ لکھتے ہیں کہ جب حضرت مسیح موعود سیالکوٹ میں اپنا دعویٰ کرنے کے بعد 4 نومبر 1902ء کو واپس قادیان تشریف لے گئے تو حضور نے ان لوگوں کے نام طلب فرمائے جنہوں نے سیالکوٹ کے احمدیوں کو تکالیف دی تھیں۔ جب نام تحریر کئے گئے تو اُس کے چند دن بعد سیالکوٹ میں بہت غلیظ طاعون پھوٹ پڑی تو خدا تعالیٰ قادر و قہار نے چُن چُن کر ان لوگوں کے خاندانوں کو تباہ کر دیا۔ (-)

پھر ان ہی ایام میں طاعون کے بارہ میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ ایک مخالف تھا جب اس کو طاعون ہوئی تو اس نے حکیم حسام الدین صاحب کو بلا دیا۔ آپ نے آکر اُس کو صرف اتنا کہا کہ یہ کالا ناگ ہے اس کے نزدیک مت جاؤ۔ جب وہ قریب المرگ ہوا تو بیوی بوجہ محبت اُس سے چمٹ گئی۔ اور درحقیقت وہ عورت موت کو مول لے رہی تھی۔ اسی طرح اُس کی بچی نے کیا اور اس طرح سے اُس کے خاندان کے انیس افراد ہلاک ہو گئے۔

کہتے ہیں کہ ایک دفعہ مولوی عبدالکریم صاحب سیالکوٹی نے حضور سے دریافت کیا کہ حضور کیا کبھی آپ کو بھی ریا پیدا ہوا ہے، (دکھاوا، ریا پیدا ہوا ہے) حضور نے جواب دیا کہ اگر ایک آدمی جنگل میں مویشیوں کے درمیان نماز پڑھ رہا ہو تو کیا اُس کے دل میں کبھی ریا پیدا ہو سکتا ہے؟ آپ نے فرمایا میرا تو یہ حال ہے۔

(رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 3 روایت حضرت منشی عبد اللہ صاحب صفحہ نمبر 154 تا 155 غیر مطبوعہ) حضرت محمد یحییٰ صاحب ولد مولوی انوار حسین صاحب ساکن شاہ آباد ضلع ہر دوی۔ ان کی پیدائش 1894ء کی ہے۔ 1904ء میں انہوں نے حضرت مسیح موعود کی زیارت کی۔ کہتے ہیں کہ میرے والد صاحب مرحوم مولوی انوار حسین خان صاحب سکند شاہ آباد ضلع ہر دوی، یوپی نے 1889ء میں لدھیانہ آکر حضرت مسیح موعود کی بیعت کی تھی اور اس سے کچھ عرصہ قبل سے ان کی خط و کتابت تھی اور وہ بیعت کا شرف حاصل کرنا چاہتے تھے لیکن حضرت مسیح موعود نے بیعت لینے کی اجازت نہ ہونے کی وجہ سے ان کو قادیان آنے سے روکا ہوا تھا۔ جب حضور لدھیانہ اس غرض سے تشریف لے چلے تو والد صاحب کو اطلاع کر دی اور والد صاحب مرحوم اس کی تعمیل میں لدھیانہ آکر فیض یاب ہوئے۔ والد صاحب دیوبند کے دستار بند مولوی تھے۔ (باقاعدہ دیوبند کے سرٹیفیکیشنڈ مولوی تھے)۔ حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کا یہ واقعہ اکثر سنایا کرتے تھے کہ میں پہلی مرتبہ قادیان دارالامان 1892ء میں آیا تھا اور اس وقت مہمان گول کمرے میں ٹھہرا کرتے تھے۔ میں بھی وہیں ٹھہرا تھا۔ حضرت مسیح موعود بھی ہمارے ساتھ ہی کھانا تناول فرمایا کرتے تھے اور کھانا کھاتے کھاتے کھاتے اُٹھ کر اندر تشریف لے جاتے اور کبھی چٹنی کبھی اچار لے کر آتے کہ آپ کو مرغوب ہوگا۔ غرضیکہ کھانا خود بہت کم کھاتے اور مہمانوں کی خاطر زیادہ کیا کرتے تھے۔ (بیت) اقصیٰ میں نمازیوں کی کثرت دیکھ کر ایک مرتبہ والد صاحب مرحوم فرمانے لگے (یہ بعد کی بات ہے جب ان کے والد قادیان آئے اور دیکھا کہ (-) اقصیٰ نمازیوں سے بھری ہوئی ہے تو کہتے ہیں) کہ پہلی مرتبہ جب میں قادیان آیا تھا تو جمعہ کے دن نماز کے وقت حضرت مسیح موعود (-) اقصیٰ تشریف لے چلے۔ رستے میں مولوی شادی کشمیری ملا۔ اس کو نماز پڑھنے کے لئے ساتھ لے لیا اور میاں جان محمد صاحب کو ساتھ لے لیا۔ آگے چل کے کسی بچے کی میت مل گئی تو آپ نے جان محمد کو نماز جنازہ پڑھانے کے لئے فرمایا اور خود ان کے پیچھے نماز ادا فرمائی۔ جب (-) اقصیٰ پہنچے اور نماز جمعہ پڑھی تو اس وقت کل چھ نفوس تھے اور لکھتے ہیں کہ اب باوجود (-) اتنی وسیع ہو جانے کے اردگرد کی چھتیں بھری ہوتی ہیں۔ میرے لئے یہ بھی معجزہ ہے۔

میں نماز پڑھنی شروع کر دی۔ ایک غیر احمدی مولوی فضل الحق نامی نے اس محلے میں آکر کرایہ کے مکان میں رہائش اختیار کی اور محلے کے لوگوں کو اُکسایا..... کہ احمدیوں کو اس (-) سے نکالنا چاہئے اور اس (-) میں چند طلباء جمع کر کے اُن کو پڑھانا شروع کر دیا..... کہتے ہیں کہ طلباء کو جمع کر کے اُن کو پڑھانا شروع کر دیا اور نماز کے وقت وہ اپنی جماعت علیحدہ کرانے لگا اور (-) میں وعظوں کا بھی سلسلہ شروع کر دیا۔ خاکسار کے رشتے کے چچا اخوند امیر بخش خان مذکور نے شہر ڈیرہ غازی خان کے سب انسپکٹر پولیس کو اُکسایا کہ وہ رپورٹ کرے کہ اس محلے میں احمدیوں اور غیر احمدیوں میں فساد کا اندیشہ ہے، فریقین کے سرکردوں سے ضمانت لی جانی چاہئے۔ (پہلے تو یہاں (-) ویران پڑی تھی کوئی آتا نہیں تھا جب احمدیوں نے ٹھیک کر کے، مرمت کر کے آباد کر لی تو سارا فساد شروع ہو گیا)۔ کہتے ہیں کہ خاکسار نے سیدنا حضرت مسیح موعود کے حضور ایک عریضہ لکھا جس میں اپنے رشتے کے دادا صاحب مذکور کی مخالفت کا ذکر کیا اور لکھا کہ اس کو اس قدر عناد ہے کہ اگر اس کا بس چلے تو خاکسار کو قتل کر دے۔ اور جماعت کے متعلق پولیس سے جو اس نے رپورٹ کرائی تھی اُس کا بھی ذکر کیا اور دعا کی درخواست کی۔ حضور نے ازراہ ذرہ نوازی کمال شفقت سے خود اپنے مبارک ہاتھ سے اس عاجز کے عریضے کی پشت پر جواب رقم فرما کر وہ خط خاکسار کو بذریعہ ڈاک واپس بھیج دیا۔ حضور کے جواب کا مفہوم یہ تھا (اصل الفاظ نہیں)۔ مفہوم یہ تھا کہ ہمیں گھبرانا نہیں چاہئے اور پھر دعا فرمائی کہ انشاء اللہ تعالیٰ اس کا جلد نیک نتیجہ ظاہر ہوگا اور جماعت کو چاہئے کہ ضمانت ہرگز نہ دیوے۔ (اس (-) کے لئے کسی قسم کی ضمانت نہیں دینی یا پارٹی بن کے ضمانت نہیں دینی)۔ اگر (-) چھوڑنی پڑے تو چھوڑ دی جاوے اور کسی احمدی کے مکان پر باجماعت نماز کا انتظام کر لیا جاوے۔ مگر جماعت کے کسی فرد کو ضمانت ہرگز نہیں دینی چاہئے۔ لکھتے ہیں کہ یہ خط خاکسار کے پاس محفوظ تھا۔ غالباً مولوی عزیز بخش صاحب نے خاکسار سے لے لیا تھا اور واپس نہ کیا اس لئے سامنے نہیں۔ (مفہوم انہوں نے یہ بیان کیا)۔ پھر کہتے ہیں کہ حضور کے اس جواب کے آنے کے تھوڑے دنوں کے بعد اس عاجز کے دادا مذکور بیمار ہو گئے اور چند دن بیمار رہ کر وہ فوت ہو گئے۔ جو رپورٹ سب انسپکٹر پولیس نے کی تھی وہ سپرنٹنڈنٹ صاحب پولیس نے صاحب ڈپٹی کمشنر بہادر کے پاس بمراد انتظام مناسب بھیج دی۔ ڈپٹی کمشنر صاحب نے ایک مسلمان اسی۔ اے۔ سی کو مقرر فرمایا کہ وہ احمدیوں اور غیر احمدیوں میں مصالحت کرادے۔ چنانچہ وہ کئی ماہ مسلسل کوشش کرتا رہا کہ مصالحت ہو جائے مگر کامیابی نہ ہوئی۔ (ان لوگوں سے تو فیصلہ نہیں ہوا لیکن خدا تعالیٰ نے جو فیصلہ کیا وہ بھی عجیب ہے)۔ آخر دریائے سندھ کی طغیانی سے وہ حصہ شہر کا غرق ہو گیا۔ (دریائے سندھ میں سیلاب آیا اور شہر کا وہ حصہ ہی غرق ہو گیا جس میں (-) تھی) اور (-) گر گئی اور بعد ازاں سارا شہر ہی دریا برد ہو گیا اور نیا شہر آباد کیا گیا جس میں جماعت احمدیہ نے اپنی نئی (-) تعمیر کرائی اور جہاں تک خاکسار کا خیال ہے نئے شہر میں سب سے پہلے جو (-) تعمیر کی گئی وہ احمدیوں کی تھی۔

(رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 3 روایت حضرت محمد اکبر صاحب صفحہ نمبر 126 تا 128 غیر مطبوعہ) حضرت نظام الدین صاحب ولد میاں اللہ دتہ صاحب سکندہ و چھوکی تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ لکھتے ہیں کہ نومبر 1904ء کا واقعہ ہے جب حضرت مسیح موعود سیالکوٹ تشریف لائے تھے۔ بندہ بھی حضور کی زیارت کے لئے حاضر ہوا۔ غالباً نماز ظہر کے بعد (-) حکیم حسام الدین صاحب مرحوم میں حضرت نے مندرجہ ذیل نصیحت احباب جماعت کو فرمائی تھی۔ فرمایا کہ لوگ تمہیں جوش دلانے کے لئے مجھے گالیاں دیتے ہیں مگر تمہیں چاہئے کہ گالیاں سن کر ہرگز جوش میں نہ آؤ اور جواباً گالیاں نہ دو۔ اگر تم انہیں جواباً گالیاں دو گے تو وہ پھر مجھے گالیاں دیں گے اور یہ گالیاں ان کی طرف سے نہیں ہوں گی بلکہ تمہاری طرف سے ہوں گی۔ بلکہ تمہیں چاہئے کہ گالیاں سن کر ان کو دعائیں دو اور ان سے محبت اور سلوک کرو تا کہ وہ تمہارے زیادہ نزدیک ہوں۔ اس کے بعد حضور نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کا ذکر فرمایا کہ جب کفار اُن کو گالیاں نکالتے تھے اور طرح طرح کی تکالیف دیتے تھے تو وہ اس کے عوض ان سے نیکی اور ہمدردی کا سلوک کرتے تھے۔ ایسا کرنے سے بہت سے کفار ان کے حسن سلوک کو دیکھ کر اسلام میں داخل ہوئے۔ پس تمہیں بھی اُن

دے۔ ہمارے ایمان اور ایقان میں اضافہ ہو۔ ہر آنے والا دن ہمارے اندر بھی اور ہماری نسلوں میں بھی احمدیت کی محبت، حضرت مسیح موعود کی محبت، آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت اور عشق اور قرآن کی تعلیمات پر عمل کرنے کی طرف ہمیشہ توجہ بڑھاتا چلا جائے۔



پھر بچوں پر شفقت کا ایک واقعہ لکھتے ہیں کہ حضرت (اماں جان) کو کسی کام کی ضرورت پیش آئی تو ہم چھوٹے بچے بورڈنگ تعلیم الاسلام کے جوان دنوں مدرسہ احمدیہ میں ہوا کرتے تھے، کام کرنے کی خاطر شوق سے آ جاتے۔ مجھے یاد ہے کہ اکثر حضرت مسیح موعود ہم بچوں کے متعلق دریافت فرماتے کہ یہ کون ہے اور وہ کون ہے؟ خاکسار کے متعلق ایک مرتبہ دریافت فرمایا تو حضرت (اماں جان) نے فرمایا کہ انوار حسین صاحب آموں والے کے لڑکے ہیں۔ فرمانے لگے اسے کہو یہ بیٹھ جائے، کام نہ کرے۔ یہ ابھی چھوٹا ہے۔ مجھے ہٹھا دیا اور دوسرے لڑکے کام کرتے رہے۔ ایک مرتبہ سخت سردی پڑی جس سے ڈھاب کا پانی بھی جھنٹے لگا۔ (جو وہاں ڈھاب ہے اُس کا پانی ان ایام میں جم گیا۔) کہتے ہیں کہ میں گرم علاقے کا رہنے والا ہونے کی وجہ سے بہت سردی محسوس کرتا تھا۔ (وہاں کے رہنے والے بھی محسوس کرتے تھے اور جو گرم علاقے سے آئے ہوں تو وہ انہیں بہت زیادہ لگتی ہے)۔ اور بورڈنگ میں قریباً سب لڑکوں سے عمر میں بھی بہت چھوٹا تھا تو فجر کی نماز کے لئے جانے میں سردی محسوس کرتا تھا۔ ماسٹر عبدالرحمن صاحب بی۔ اے سابق مہر سنگھ صاحب نے حضور سے ذکر کیا ہوگا۔ تو آ کر مجھے کہا کہ حضور نے فرمایا ہے کہ اس چھوٹے بچے کو سردی میں بہت تکلیف ہوتی ہے۔ نماز فجر کے لئے (-) نہ لے جایا کرو۔ اُس دن سے مجھے فجر کی نماز تمام سردی بورڈنگ میں ادا کرنے کا حکم مل گیا۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

کے درجات بلند کرے اور ہم سب اہل خانہ کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین

ساختہ ارتحال

✽ مکرم مبشر محمود صاحب کارکن طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

ساختہ ارتحال

✽ مکرم ادريس احمد صاحب دارالعلوم شرقی ہادی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

میری والدہ محترمہ خورشید بیگم صاحبہ اہلبیت مکرم محمد شریف صاحب جرنلی میں مورخہ 4 مئی 2011ء کو بقیضائے الہی پھر تقریباً 77 سال وفات پا گئیں۔ موصوفہ بفضل اللہ تعالیٰ موصیہ تھیں ان کا جد خدایا جرنلی سے مورخہ 18 مئی 2011ء کو ربوہ لایا گیا اسی روز احاطہ دفتر صدر انجمن احمدیہ میں محترم مرزا خورشید احمد صاحب ناظر اعلیٰ و امیر مقامی نے نماز جنازہ پڑھائی۔ بعد ازاں ہشتی مقبرہ میں تدفین کی گئی۔ آپ لئسار، ہمدرد اور بہت سی خوبیوں کی مالک تھیں۔ مرحومہ نے پیمانہ نگان میں پانچ بیٹے اور تین بیٹیاں سوگوار چھوڑی ہیں۔ تمام بچے چچیاں بفضل اللہ تعالیٰ شادی شدہ ہیں۔ احباب سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کے درجات و مراتب بلند فرمائے اور پیمانہ نگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار کے والد محترم مولوی عبدالغفور صاحب سابق سیکرٹری مال دارالنصر غربی اقبال ربوہ مورخہ 14 مئی 2011ء کو طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ ربوہ میں پھر 82 سال نے اپنے مولا حقیقی سے جا ملے۔ مورخہ 15 مئی کو مرحوم کی نماز جنازہ محترم مولانا سلطان محمود انور صاحب ناظر خدمت درویشاں نے دفاتر صدر انجمن احمدیہ میں پڑھائی۔ مرحوم محض اللہ کے فضل سے موصی تھے۔ اور اسی روز ہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد دعا محترم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے کروائی۔ مرحوم کو 30 سال سے زائد عرصہ بطور سیکرٹری مال خدمت کی توفیق ملی۔ محلہ میں عشاء اور فجر کی نماز پر باقاعدگی سے صل علی کرتے اور پابند صوم و صلوة تھے محلہ میں احباب کو نماز باجماعت کی تلقین کرتے رہتے۔ خصوصاً نوجوانوں کو نماز کے بارے توجہ دلاتے رہتے۔ مرحوم کی ایک خاص بات یہ بھی ہے کہ چک 84 ج۔ ب سرشمیر فیصل آباد کی پہلی بیت الذکر کی مکمل تعمیر ان کی نگرانی میں ہوئی۔ اسی طرح بیت اقبال دارالنصر کی تعمیر و توسیع میں بھی خدمت کا موقع ملا۔ مرحوم نے پیمانہ نگان میں بیوہ کے علاوہ خاکسار سمیت 4 بیٹے اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحوم

یہ کہتے ہیں ایک مرتبہ ہم حضور کے ہمراہ نہر تک گئے۔ رمضان کا مہینہ تھا پیاس لگی ہوئی تھی، حضور کو معلوم ہو گیا کہ بعض چھوٹے بچوں کا روزہ ہے تو حضور نے فرمایا ان کا روزہ تڑوا دو۔ بچوں کا روزہ نہیں ہوتا۔ اس حکم پر ہم نے نہر سے خوب پانی پی کر پیاس بجھائی اور حضور سے رخصت ہو کر قادیان واپس چلے آئے۔

مہمانوں کے جذبات کا احساس۔ باہر سے اکثر احباب تشریف لاتے تھے اور خوردہ کے خواہشمند ہوتے تھے (حضرت مسیح موعود کے دسترخوان کا جو بچا ہوا کھانا ہوتا تھا اس کے خواہشمند ہوتے تھے) چونکہ بورڈران میں سے میں چھوٹا تھا اور اندر جایا کرتا تھا۔ احباب کے ذکر کرنے پر خوردہ لانے پر تیار ہو جایا کرتا تھا۔ کھانے کا وقت ہوا تو (اماں جان) سے عرض کرنے پر خوردہ مل گیا۔ (اکثر یہ ہوتا تھا کہ کھانے کا وقت ہوا تو میں جا کے حضرت اماں جان سے عرض کرتا تھا تو وہ دے دیا کرتی تھیں)۔ اور کھانے کا وقت نہیں ہوتا تھا تو تب بھی میں جا کے لوگوں کی خواہش کا اظہار کر دیا کرتا تھا تو ازراہ شفقت روٹی منگوا کر اس میں سے ایک لقمہ حضرت مسیح موعود لے لیا کرتے تھے اور بقیہ دے دیا کرتے تھے جو میں خوشی خوشی لا کر ان دوستوں کو دے دیا کرتا تھا جنہوں نے مانگا ہوتا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات - جلد 3 صفحہ 134 تا 138)

حضور کی نماز میں رقت کو انہوں نے کس طرح دیکھا۔ لکھتے ہیں کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب کا جنازہ حضور نے خود پڑھایا تھا۔ نماز بہت لمبی پڑھائی۔ حتیٰ کہ میں کھڑے کھڑے تھک گیا۔ نماز سے کچھ قبل ایک کلک آباد لگا گیا اور گرد اڑنے لگی۔ (ہوا بھی چلنے لگی مٹی اڑنے لگی) اور نماز کے سارے وقت میں یعنی ابتدائی تکبیر سے لے کر سلام پھیرنے تک خوب موٹے موٹے بوند کے قطرے بارش کے پڑتے رہے۔ اور سلام پھیرنے پر بارش ختم ہو گئی۔ اور تھوڑی دیر بعد آسمان کھل گیا۔

(رجسٹر روایات رجسٹر نمبر 3 روایت حضرت محمد یحییٰ خان صاحب صفحہ نمبر 134 تا 138 غیر مطبوعہ)

اللہ تعالیٰ ان بزرگوں کے درجات بلند فرمائے اور ان کی نسلوں میں بھی اور ہمارے اندر بھی احمدیت کی حقیقی روح ہمیشہ قائم فرماتا چلا جائے۔ ہمیں بھی اپنی اصلاح کرنے کی طرف توجہ

کراچی اور سنگاپور کے K-21 اور K-22 کے فنیسی زیورات کا مرکز
العمران جیولری
فون شو روم 052-4594674
الطاف مارکیٹ۔ بازار کاٹھیاں والا۔ سیالکوٹ

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 53 سال
اطباء و سٹاکٹ فہرست
ادویہ طلب کریں
حکیم شیخ بشیر احمد
ام۔ اے۔ فاضل طب۔ لبراجت
فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382
khurshiddawakhana@gmail.com

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوا میں
مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر،
نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔
بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفا پا چکے ہیں۔
مطب **خورشید یونانی دوا خانہ گولبار زر ربوہ۔**

عزیز و محبوب پیچنگ کلنگ ایڈیٹری
رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217
فون: 047-6211399, 0333-9797797
راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک افسس روڈ ربوہ
فون: 047-6212399, 0333-9797798

جگر ٹانک GHP-512/GH
جگر کی جملہ تکالیف کو دور کرنے اور ہر قسم کے یرقان سے بچاؤ یا اس کے بد اثرات ختم کرنے کے علاوہ جگر کی طاقت کیلئے مؤثر دوا ہے۔

مٹی برمد رنگر (سپیشل)
معدہ و پیٹ کی تمام تکالیف، تیزابیت، جلن، درد، السر، بد ہضمی، گیس، قبض اور بھوک کی کمی ایک مکمل دوا ہے۔
(عائقی قیمت بینگ 130/25ML روپے 500/120ML روپے)

کاکیشیا درنگر (سپیشل) (سردی کا خزانہ)
مردوں اور عورتوں، نوجوانوں اور بوڑھوں کیلئے اللہ کے فضل سے ایک مکمل ٹانک ہے۔ نیز وقت سے پہلے بالوں کو گرنے اور سفید ہونے سے روکنے کیلئے مفید ترین دوا ہے۔

ربوہ میں طلوع وغروب 25 مئی

طلوع فجر 3:36
طلوع آفتاب 5:04
زوال آفتاب 12:05
غروب آفتاب 7:06

اگستریو واسپر
خونی یواسیرکی
مفید محرب دوا
ناصر دواخانہ رجسٹرڈ گولبازار ربوہ
فون: 047-6212434

Tel: 042-36684032
Mobile: 0300-4742974
Mobile: 0300-9491442
دلہن جیولرز
قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

بلڈنگ کنسٹرکشن
خدا تعالیٰ کے فضل و کرم کے ساتھ
سٹیٹمنٹ رڈ بلڈرز کی ماہر اور تجربہ کار ٹیم کی زیر نگرانی لاہور
میں اپنے گھر/ بلازہ/ ملٹی سٹوری بلڈنگ کی تعمیر لبریریٹ
بموجہ میٹرل مناسب ریٹ پر کرانیں۔
رابطہ: کرنل (ر) منصور احمد طارق، چوہدری نصر اللہ خان
0300-4155689, 0300-8420143
سٹیٹمنٹ رڈ بلڈرز ڈیفنس لاہور
042-35821426, 35803602, 35923961

wallstreet
EXCHANGE COMPANY (PVT) LTD.
دُنیا بھر میں رقم بھجوائیں
Send Money all over the world
Demand Draft & T.T for Education
Medical Immigration Personal use
دُنیا بھر سے رقم منگوائیں
Receive Money from all over the world
فارن کرنسی ایکسچینج
Exchange of foreign Currency
MoneyGram INSTANT CASH Speed Remit CHOICE
Rabwah Branch
Shop No. 7/14 Gole Bazar, Chenab Nagar, Rabwah
Ph: 047-6213385, 6213385 Fax: 047-6213384

FD-10
گولبازار ربوہ
047-6214458

پلاٹ برائے فروخت
ایک عدد پلاٹ برقبہ 10 مرلے مجید ناؤن نصرت آباد میں
سرک سے چند قدم پر واقع ہے قیمت 750,000 روپے
برائے رابطہ: 0334-6514686

الشیروز
اب اور بھی سٹاکس ڈیزائننگ کے ساتھ
لیجے
چولہا پیڑ بیگ
ریلوے روڈ محلہ نمبر 1 ربوہ
0300-4146148 ربوہ
047-6214510-049-4423173
فون شوروم چوک

صوفی خالد سٹون سپلائرز
محمدی مارکیٹ سرگودھا روڈ۔ چنیوٹ
طالب دعا: صوفی خالد احمد امجد: 0321-7917689
عطاء انکریم خالد (اڈا انچارج): 0321-7706045

BITULASTIC
MRPB
THE STRONGEST & SEAMLESS
EXPECTED LIFE: OVER 20 YEARS
WATER PROOFING
SELF-ADHESIVE, SELF LEVELLING, FIRE- RETARDANT
FLEXIBLE & REINFORCED WITH SYNTHETIC FIBRE
KARACHI: TEL: 3538-1571, 3538-0406, RABWAH 0342-7516380
LAHORE: TEL: 35413044, 0333-4668021

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔

آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجر بیٹر لینا ہو، بلڈنگ مینٹیننس
کوکنگ ریج گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جو دھامل بلڈنگ لاہور
طالب دعا: منصور احمد شیخ
042-37223228
37357309
0301-4020572

بلال فری ہو میو پیٹھک ڈسپنری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجئے
E-mail: bilal@cpp.uk.net

زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ۔ کاروباری سائنسی، بیرون ملک مقیم
احمدی بھائیوں کیلئے ہاتھ کے بنے ہوئے قالین ساتھ لے جائیں
ڈیڑ ایلن: بخارا اصفہان، شجر کار، وکی ٹیمپل ڈائریکشن افغانی وغیرہ
احمد مقبول کارپٹس
مقبول احمد خان آف شکر گڑھ
12۔ نیگور پارک نکلسن روڈ عقب شو براہوٹ لاہور
042-36306163, 36368130 Fax: 042-36368134
E-mail: amcpk@brain.net.pk
Cell: 0322-4607400

صوفی خالد سٹون سپلائرز
محمدی مارکیٹ سرگودھا روڈ۔ چنیوٹ
طالب دعا: صوفی خالد احمد امجد: 0321-7917689
عطاء انکریم خالد (اڈا انچارج): 0321-7706045

BITULASTIC
MRPB
THE STRONGEST & SEAMLESS
EXPECTED LIFE: OVER 20 YEARS
WATER PROOFING
SELF-ADHESIVE, SELF LEVELLING, FIRE- RETARDANT
FLEXIBLE & REINFORCED WITH SYNTHETIC FIBRE
KARACHI: TEL: 3538-1571, 3538-0406, RABWAH 0342-7516380
LAHORE: TEL: 35413044, 0333-4668021

نیشنل الیکٹرونکس
ایک جانے پہچانے ادارے کا نام جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے۔

آپ نے A/C سپلٹ لینا ہو، ریفریجر بیٹر لینا ہو، بلڈنگ مینٹیننس
کوکنگ ریج گیزر لینے ہوں تو ایک ہی نام جس کو آپ یاد رکھیں نیشنل الیکٹرونکس
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جو دھامل بلڈنگ لاہور
طالب دعا: منصور احمد شیخ
042-37223228
37357309
0301-4020572

KOHINOOR
STEEL TRADERS
166 LOHA MARKET LAHORE
Importers and Dealers Pakistan Steel
Deals in cold Rolled, Hot Rolled, Galvanized Sheets & Coils
Talib-e-Dua, Mian Mubarik Ali
Tel: 37630055-37650490-91 Fax: 37630088
Email : mianamjadiqbal@hotmail.com

Dawlance Super Exclusive Dealer
فرقہ، ہسپتال اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویواون، واشنگ مشین، ٹی وی،
ڈی وی ڈی جیسکو جزئیات استریا، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈویچ، بیکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر
ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیوری ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس
047-6214458

مریم شادی فنڈ
حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اپنی زندگی میں جو
آخری مالی تحریک فرمائی وہ ”مریم شادی فنڈ“ ہے۔
مورخہ 28 فروری 2003ء کے خطبہ جمعہ
میں اس تحریک کا اعلان کرتے ہوئے آپ نے
فرمایا:۔

”اس فنڈ کا نام مریم شادی فنڈ رکھ دیتا
ہوں امید ہے کہ اب یہ فنڈ کبھی ختم نہیں ہوگا اور
ہمیشہ غریب بچیوں کو عزت کے ساتھ رخصت کیا
جاسکے گا۔“ (الفضل 6 مئی 2003ء)
احباب جماعت کو حضور کی اس تحریک میں
خدا تعالیٰ کی دی ہوئی توفیق سے ضرور حصہ لینا
چاہئے اور اپنی شادیوں کے مواقع پر اس تحریک میں
بھی ادائیگی کرنی چاہئے تاکہ مستحق، بے سہارا اور
یتیم بچیاں بھی عزت کے ساتھ رخصت ہو سکیں نیز
ایسے افراد جنہیں اللہ تعالیٰ نے مالی فراخی عطا فرمائی
ہے وہ شکرانے کے طور پر اپنی استطاعت کے
مطابق ضرور اس بابرکت تحریک میں شامل ہونے کی
کوشش کریں۔ جزاکم اللہ

درخواست دعا
مکرم محمد یونس طاہر صاحب کارکن دفتر نمائش کمیٹی
ربوہ تحریر کرتے ہیں۔
خاکساری اہلیہ کی بھانجی مکرمہ روبینہ احمد صاحبہ
اہلیہ مکرم محمد احمد صاحب چک نمبر 52 ضلع رجم یارخان
کی مورخہ 11۔ اپریل 2011ء کو ٹرین حادثہ کی وجہ
سے دونوں ٹانگیں کٹ گئی تھیں۔ تین آپریشن ہو چکے
ہیں۔ ان کی پلاسٹک سرجری متوقع ہے۔
احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپریشن
کی پیچیدگیوں سے محفوظ رکھتے ہوئے شفائے کاملہ
وجاہلہ سے نوازے۔ آمین

ڈیجیٹل پاڈکل ڈاپلر الٹراساؤنڈ
جدید آپریشن تھیٹری لیبر روم
24 گھنٹے ایمرجنسی سروس کے ساتھ
بچے کی پیدائش ہو یا کسی بھی قسم کا آپریشن
CTG اور Fetal Doppler detector دوران
حمل بچے کے دل کی دھڑکن معلوم کرنے کیلئے
پیدائش کے تمام مراحل میں لیڈی ڈاکٹر Cover کا
پرائیوٹ روم۔ AC روم ایچڈ ہاتھ مریضوں کیلئے جدید بلٹ کا نظام
بروز توڑ پرونیسٹر ڈاکٹر ڈی ڈی ایمرجنسی روم
مریم میڈیکل اینڈ سرجیکل سنٹر
0476213944
یادگار چوک ربوہ 03156705199